کسب معاش کے حرام ذرائع

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کسب معاش کے حرام ذرائع

اسلام نے حصول معاش کے لئے قواعد وضوابط مرتب کیا ہے، کسی بھی تاجر یا معاشی مسابقت میں حصہ لینے والے کو آزاد نہیں چھوڑا کہ جب چاہے اور جس طرح چاہے مال حاصل کر کے اپنی تجوری بھرتا چلا جائے اور دوسرے لوگ اس میدان میں پیچھے رہ جائیں یا نقصان اٹھاتے رہیں بلکہ ہر ایک کو حق عطا کیا گیا کہ معاش کے لئے کوشش کرے اور جائز قسم کا کوئی بھی ذریعہ معاش اختیار کرے جس میں دھوکہ، خیانت، سود، نقصان، رشوت، کالا بازاری، قمار بازی، حرام کاری اور بے ایمانی کا دخل نہ ہو۔ ساتھ ہی دو باتوں کا ضرور خیال کرنا چاہئے پہلی تو یہ کہ اگر ذریعہ آمدنی جائز ہے تو کسی بھی پیشہ و عمل کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے اور دوسری یہ کہ اللہ تعالی پر روزی کے تئیں مکمل اعتماد کر کے دولت دنیا کی حرص لئے بغیر جائز طریقے سے کسب معاش میں جدوجہد کرنا چاہئے۔ عام طور سے حصول زر میں ناجائز ذرائع اپنانے کی اہم وجہ حرص مال ہوتی ہے۔

ان بنیادی باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سطور میں ان ذرائع کا ادراک کریں جو اسلامی نظام معیشت کے خلاف ہے۔

سودی کاروبار:

سود قطعی طور پر حرام ہے، سود کو قرآن کریم نے اتنا سنگین گناہ قرار دیا ہے کہ کسی اور گناہ کو اتنا سنگین گناہ قرار نہیں دیا، شراب نوشی، خنزیر کھانا، زناکاری، بدکاری وغیرہ کے لیے قرآن کریم میں ایسی سخت وعید نہیں آئی جو سود کے لیے آئی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ

مُؤْمِنِیْنَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (سورۃ البقرۃ: 279/278)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود کا جو حصہ بھی رہ گیا ہو اس کو چھوڑ دو، اگر تمہارے اندر ایمان ہے۔ اگر تم سود کو نہیں چھوڑو گے، تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو یعنی ان کے لیے اللہ کی طرف سے لڑائی کا اعلان ہے۔

مسند امام احمد بن حنبل، سنن دار قطنی، مشکوۃ المصابیح اور زجاجۃ المصابیح میں حدیث پاک ہے: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْظَلَۃَ غَسِیلِ الْمَلَائِکَۃِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْہَمٌ رِبًا یَأْکُلُہُ الرَّجُلُ وَہُوَ یَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّۃٍ وَثَلَاثِینَ زَنْیَۃً ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنھما (جن کے والد حضرت حنظلہ غسیل ملائکہ ہیں) سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے بوجھتے سود کا ایک درہم کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

اس کی سند کو شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔ (تخریج مشکاۃ المصابیح: 2754)

لہذا ایمان والوں کو ہر اس پیشے سے دور رہنا ہے جس میں سود کی آمیزش ہو۔ سودی کام پہ کسی کی مدد کرنا بھی ویسے ہی جیسے سودی کاروبار کرنا اس لئے سود پہ کسی طرح کا تعاون بھی نہیں پیش کرنا ہے۔

جوا کا کاروبار کرنا:

جوا ایک مذموم کھیل ہے اس کھیل میں ایک کو زبردست خسارہ ہوتا ہے جبکہ دوسرا فریق بغیر کسی محنت وتعب کے بہت سارا مال ومتاع جیت لیتا ہے اس میں لوگ نہ جانے کیا کیا ہار جاتے ہیں، مال و متاع، گھر اور بیوی تک ہار کر شرمندگی اٹھاتے ہیں، یہی شرمندگی اگر ابتداء ہی میں محسوس کرے تو پھر جوا کھیلنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ جوا ایک طرح کا نشہ ہوتا ہے جو بمشکل ختم ہوتا ہے یہ نشہ اس

وقت تک شیطان بن کر اس کی کھوپڑی میں گھسا رہتا ہے جب تک کہ اس کی لٹیا نہ ڈوب جائے۔ یہ ایک طرح کا دھوکہ اور فریب کاری ہے اسلام میں فریب کاری تو ممنوع ہے ہی جوا کی بھی منصوص طور پر حرمت ثابت ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدۃ : 90)

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاحیاب ہو.

جوا کی حرمت کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

ا۔اسلام چاہتا ہے کہ اکتساب مال کے سلسلہ میں مسلمان سنن الٰہی کا متبع ہو اور نتائج کو اسباب کے ذریعہ حاصل کرے اور جوا جس کی ایک قسم لاٹری ہے انسان کو بخت واتفاق اور خالی آرزؤں پر بھروسہ کرنا سکھاتا ہے جبکہ اسلام عمل، جدوجہد اور ان اسباب پر بھروسہ کرنا سکھاتا ہے جنہیں اللہ نے پیدا فرمایا ہے اور ان کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

۲۔اسلام انسان کے مال کو محترم ٹھہراتا ہے اور اس کے لینے کی جائز صورت یہ ہے کہ یا تو جائز طریقہ پر لین دین ہو یا کوئی شخص اپنی رضامندی سے ہبہ یا صدقہ کرے ۔رہا قمار کے ذریعہ مال حاصل کرنا تو وہ باطل طریقہ پر مال کھانے کے مترادف ہے۔

۳۔اس سے جوا کھیلنے والوں کے درمیان بغض وعداوت پیدا ہوتی ہے اگرچہ وہ زبانی طور پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوں کیونکہ ان کا معاملہ ہمیشہ غالب اور مغلوب کے درمیان رہتا ہے اور جب مغلوب خاموشی اختیار کرتا ہے تو اس کی خاموشی غیظ وغضب لئے ہوئے ہوتی ہے کیونکہ وہ نقصان اٹھا چکا ہوتا ہے۔

۴۔بازی ہار جانے کی صورت میں مغلوب دوبارہ جوا کھیلنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اس امید پر کہ شاید اب کی بار نقصان کی تلافی ہو گی،اسی طرح غالب کو غلبہ کی لذت دوبارہ بازی لگانے اور مزید نفع بٹورنے پر آمادہ کرتی ہے۔

۵۔بنابریں یہ شوق جس طرح فرد کے لئے خطرہ کا باعث ہے اسی طرح سماج کے لئے بھی خطرہ کا شدید باعث ہے،یہ ایسا شوق ہے جس میں محنت اور قوت کی بربادی ہے۔

غرض یہ کہ یہ کھیل جوئے بازوں کو بالکل معطل کر کے رکھ دیتا ہے جو زندگی کی محنت سے تو فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اس کی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے۔

قمار باز ہمیشہ اپنے رب کی عائد کردہ ذمہ داریوں سے غفلت برتتا ہے نیز اپنے نفس اپنے خاندان اور اپنی ملی ذمہ داریوں سے بھی بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

ایسے لوگوں سے کچھ بعید نہیں کہ وہ اپنے دین،اپنی عزت اور اپنے وطن کو بھی اپنے مفاد کی خاطر بیچ دیں۔(اسلام میں حلال و حرام)

لاٹری بھی جوا ہی کی ایک قسم ہے مگر بعض لوگوں نے اسے ضرورتاً جائز قرار دیا ہے یہ ان کی بڑی بھول ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ لاٹری جوا کی ایک قسم ہی ہے اور جب یہ متحقق ہے کہ لاٹری جوا کی قسم ہے تو پھر اس کی حرمت پر کوئی کلام نہیں۔اسکے ذریعہ کمائی ہوئی دولت بھی حرام ہو گی،اس کی بدولت آدمی اللہ کے عتاب سے نہیں بچ سکتا۔

شراب کا پیشہ اختیار کرنا:

شراب کو ''ام الخبائث'' کہا گیا ہے کیونکہ آدمی شراب کی حالت میں کچھ بھی کر سکتا ہے زناکاری کا ارتکاب کر سکتا ہے، کسی کی حرمت پر ڈاکہ زنی کر سکتا ہے اور وہ خودکشی بھی کر سکتا ہے۔مشہور واقعہ ہے،ایک

آدمی کو تین کاموں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا گیا چاہے وہ شراب نوشی کرے یا زنا کری کرے یا ایک آدمی کو موت کی گھاٹ اتار دے۔اس نے تین کام میں شراب نوشی کو پسند کیا اور وہ جب پی لیا تو نشہ کی حالت میں زناکاری کا بھی ارتکاب کر لیا اور آدمی کو بھی قتل کر دیا۔اور یہ حقیقت ہے کہ اس سے بہت ساری خرابیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، بیماریاں بھی وقوع پذیر ہوتی ہیں، رسول اکرم ﷺ نے اللہ کی طرف سے شراب کی حرمت کا اعلان کر دیا ہے : كلُّ مُسكِرٍ خَمرٌ . وَكُلُّ مُسكِرٍ حَرامٌ(صحیح مسلم :2003)

ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔

إنَّ اللهَ حَرَّمَ الخمرَ ، وحَرَّمَ المَيْتَةَ وثمنَها ، وحَرَّمَ الخِنْزِيرَ وثَمَنَهُ(صحیح الجامع: 1746)

ترجمہ: اللہ نے شراب حرام کیا ہے، مردار اور اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا، سور اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

لعن اللهُ الخمرَ ، وشارِبَها ، وساقِيَها ، وبائِعَها ، ومُبْتاعَهَا ، وعاصرَهَا ، ومُعْتَصِرَها ، وحامِلَها ، والمحمولَةَ إليهِ ، وآكِلَ ثَمَنِها(صحیح الجامع: 5091)

ترجمہ: اللہ تعالی نے شراب پہ،اس کے پینے والے، پلانے والے۔اسے نچوڑنے والے، جس کے لیے نچوڑی گئی،اس کے بیچنے والے، خریدنے والے، اٹھانے والے، جس کی طرف اٹھائی گئی ہو،اوراس کی قیمت کھانے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔

شراب پینے سے جہاں اسلامی نقطہ نظر سے بہت ساری خرابیاں ہوتی ہیں وہیں طبّی نقطہ نظر سے بھی آدمی متعدد خرابیوں اور بیماریوں کا شکار ہوتا ہے مثلاً۔محنت کرنے کی صلاحیت ولیاقت ختم ہونے لگتی ہے۔مالی حالت خراب تر ہو جاتی ہے۔خون کی رفتار کافی تیز ہو جاتی ہے۔دل کی دھڑکن بند ہو جاتی ہے۔آدمی

اپنا ہوش کھو بیٹھتا ہے اور اسے کسی چیز کا علم نہیں رہ جاتا۔ آدمی کے اندر گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ خاندانی انتشار بڑھ جاتا ہے۔ دل سے متعلق امراض نمودار ہو جاتے ہیں اور اسی شراب کے استعمال سے کینسر بھی ہو جاتا ہے۔

زناکاری کا دھندا کرنا:

زناکاری ایک بدترین کام ہے، اسلام نے اس فعل کو ناجائز اور حرام بتلایا، جو بھی اس کا ارتکاب کرے گا اس پر اسلامی قانون کی رو سے حد جاری کی جائیگی۔

اگر وہ شادی شدہ ہے تو سنگسار کیا جائے گا اور غیر شادی شدہ ہے تو اسے سو کوڑا ما جائیگا اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا یہ قرآن کا حکم ہے۔

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما ماءۃ جلدۃ (النور:2)

ترجمہ: زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔

دوسری جگہ زناکاری پر ضرب کاری لگاتے ہوئے قرآن گویا ہے۔

ولاتقربو الزنی فانہ کان فاحشۃ وساء سبیلا (الاسراء :32)

ترجمہ: خبردار زنا کے قریب بھی نہ بھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

إذا زنى الرجلُ خَرَجَ منه الإيمانُ ، كان عليه كالظُّلَّةِ ، فإذا انقَطَعَ رَجَعَ إليه الإيمانُ (صحيح أبي داود:4690)

ترجمہ: جب آدمی زناکار تکاب کرتا ہے تو اس کے دل سے ایمان خارج ہو جاتا ہے گویا اس کے اوپر سایہ کی طرح رہتا ہے اور جب اس سے باز آجاتا ہے تو ایمان اسکی طرف لوٹ جاتا ہے۔

آج زنا کے لائسنس والے اڈے چلتے ہیں، اس سے خطیر رقم حاصل کی جاتی ہے۔ میں مسلمانوں کو اس سنگین و بھیانک جرم کو بطور پیشہ اختیار کرنے سے دور رہنے کی صلاح دیتا ہو۔ زناکاری سے جیسے دنیا اور آخرت تباہ ہوتی ہے ویسے ہی اس کی کمائی سے دونوں جہاں برباد ہو جائے گا۔

یتیم کا مال ہڑپنا:

رسول اللہ ﷺ نے یتیم کی اچھی پرورش وپرداخت کرنے کی تلقین کی اوراس کی اچھی طرح خبر گیری کرنے والے کو جنت کی بشارت سنائی، ساتھ ہی ان لوگوں کے لئے وعید بھی سنائی جو یتیم کے مال پر ناجائز قبضہ جمانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کا مال ہڑپ کر انہیں گھر سے بے گھر کر دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے اس سے منع کیا ہے: ولا تقربوامال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ(الانعام:152)

ترجمہ: اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أنا وَكافلُ اليتيمِ في الجنَّةِ هَكَذا . وأشارَ بالسَّبَّابةِ والوُسطى ، وفرَّجَ بينَهما شيئًا . (صحيح البخاري:5304)

ترجمہ: کہ میں اور یتیم کی پرورش وپرداخت کرنے والا جنت میں ایسے رہوں گا جیسے میرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی۔

رشوت بازاری کرنا:

رشوت یہ ہے کہ مال صاحب اقتدار یا سرکاری ملازم کو پیش کیا جائے تاکہ وہ اس کے حق میں یا اس کے حریف کے خلاف فیصلہ یا اس کا کام کرے، یا اس کے حریف کے کام کو مؤخر کردے۔ یہ بھی کسب معاش کے باطل طریقوں میں سے ہے، قرآن میں مذکور ہے: ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل

وتدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون۔ (البقرۃ : 188)

ترجمہ: اور ایک دوسرے کا مال ناحق طریقہ سے نہ کھاؤ، نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کرلیا کرو حالانکہ تم جانتے ہو۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لعنَ رسولُ اللهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ الرَّاشي والمُرتَشي في الحكمِ (صحيح الترمذي: 1336)

ترجمہ: کسی بھی معاملہ میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں رشوت ستانی کی حرمت میں کوئی امر مشتبہ نہیں رہا، رشوت کی خرابی یہ ہوتی ہے کہ حکام کے نزدیک جس کا کام پہلے ہوتا ہے وہ مؤخر کردیا جاتا ہے اور بعد والے کام کو مقدم کردیا جاتا ہے اس سے دونوں فریق میں نزاع پیدا ہوجاتا ہے اور اگر پہلے سے دونوں میں کشیدگی کا معاملہ ہو تو پھر باہمی نزاع کا رنگ گاڑھا ہوجاتا ہے۔

یہاں ایک بات اور غور کرنے کی ہے کہ کچھ لوگ رشوت کو ہدیہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ رشوت ستانی میں داخل نہیں ہے بلکہ یہ تو ہدیہ ہے اور اسلام ہدیہ دینے کی کلی آزادی دیتا ہے، یہ ایک قسم کی منافقانہ چال ہے اس سے اسلامی تعلیمات پر ضرب پڑتی ہے، رشوت کا نام ہدیہ رکھنے سے کبھی ہدیہ نہیں کہلائے گا، اگر کوئی زہر کو قند سمجھ کر پی جائے تو یہ ضروری نہیں کہ اس کا ذائقہ میٹھا ہوجائے اور نہ ہی اس کی موت کی کوئی ضمانت ہوگی۔

مال میں خیانت کرنا:

کسی کے مال میں خیانت کرکے اپنی معیشت بڑھانا اور اپنے لئے سامان تعیش مہیا کرنا حرام ہے، اس کو قرآن

وحدیث دونوں نے مذموم ٹھہرایاہے قرآن کابیان ہے :فان امن بعضکم بعضافلیؤدالذی أوتمن امانتہ ولیتق اللہ ربہ(البقرۃ : 283)

ترجمہ:اگرآپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہوتو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کردے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتارہے جواس کارب ہے۔

اسی مفہوم کوقرآن نے دوسری جگہ بایں الفاظ بیان کیاہے :ومن یغلل یات بماغل یوم القیامۃ ثم توفی کل نفس ماکسبت(آل عمران:161)

ترجمہ:ہر خیانت کرنے والاخیانت کولئے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہوگاپھر ہر شخص اپنےاعمال کاپوراپورابدلہ دیاجائے گا۔

اوررسول اللہ نے بھی اس کی مذمت بیان کی ہےاورخیانت کرنے والے کے متعلق یہ فرمایا: آيةُ المنافقِ ثلاثٌ : إذا حدَّثَ كذبَ ، وإذا وعَدَ أخلفَ ، وإذا اؤتُمِنَ خانَ.(صحیح البخاري:33)

ترجمہ:منافق کی تین نشانیاں ہیں پہلی نشانی یہ ہے کہ جب وہ کسی سے وعدہ کرتاہے تووعدہ خلافی کرتاہے اور تیسری نشانی یہ ہے کہ جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جاتی ہے توخیانت کرتاہے۔

دوسری حدیث ہے: مَنِ استعملناهُ على عملٍ فرزقناهُ رزقًا فما أخذَ بعدَ ذلِكَ فَهوَ غُلولٌ(صحیح أبي داود:2943)

ترجمہ:جس کوہم نے کسی کام ہر مقرر کردیااوراس کے معاش کابھی انتظام کردیااسکے بعدجوکچھ لے گاوہ خیانت ہوگی۔

اورخیانت کاانجام تو واضح ہےاس کومزیدواضح کرنے کی ضرورت نہیں۔

چوری کرنا:

معیشت کے لئے یہ طریقہ بھی غلط ہے کہ آدمی کسی کے گھر پر شب خوں مارے اور مال و جائداد پر قبضہ جمالے، یا رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر لوگوں کا مال لوٹے، ایسے شخص کو اسلام مجرمین کی فہرست میں شمار کرتا ہے اور اس پر حد جاری کرتا ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے : والسارق والسارقۃفاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبانکالا من اللہ واللہ عزیزحکیم (المائدۃ : 38)

ترجمہ: چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا، عذاب اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ قوت و حکمت والا ہے۔

حدیث رسول میں اس کی صراحت ہے کہ کلائی سے ہاتھ کاٹا جائے گا، اس بارے میں رسول اللہ ﷺ بہت سختی کرتے تھے کیونکہ چوری کر لینا اور بات ہے اور چوری کا پیشہ اختیار کر لینا یہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے ۔ جو رہزنی اور قزاقی کو اپنی صنعت و تجارت بنالے تو پھر اس سے کسی بھی خیر کی امید بعید از قیاس ہے، آپ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: والذي نفسي بيدِہ ! لو أنَّ فاطمةَ بنتَ محمدٍ سرقت لقطعتُ يدَها (صحیح مسلم :1688)

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ لیتا۔

اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں مال چوری کا ہے اور پھر اس مال کو خرید لے تو ایسا شخص بھی گنہگار ہو گا۔ لہذا چوری کا مال بھی کسی سے جانتے بوجھتے نہیں خریدنا چاہئے۔

رقص وسرود کا پیشہ اختیار کرنا:

موجودہ زمانے میں دولت حاصل کرنے کا ایک اچھا راستہ لوگوں کو یہ مل گیا ہے کہ وہ رقص وسرو کی بزم آرائیاں کرتے ہیں اس کے ذریعہ لوگوں کی جنسی خواہشات کا انتظام کرتے ہیں، غلط قسم کی حرکتیں کرتے ہیں اور لبھانے والے اکٹنگ سے لوگوں کو اپنی جانب مائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

طرفہ تماشا یہ کہ اسے ''فن''(Art) کا نام دیا جاتا ہے، ماتم ہے بے غیرت انسانوں پر جو معاشرہ کے تباہ کن عناصر کو ترقی کا جزء لاینفک قرار دیتے ہیں۔

اس کام میں فاحشہ عورتیں اور ذلیل وخوار انسان دونوں مشترک ہیں، مگر صنف نازک کی کثرت ہوتی ہے۔عورتوں کی بہتات کا سبب بھی ظاہر ہے ۔قرآن تو اس کے قریب بھٹکنے سے بھی منع کرتا ہے اور ایسا کام کرنا اسے ذریعہ معاش بنانا تو دور کی: ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا ، اولئك لهم عذاب مهين۔ (لقمان: 6)

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

امام جریر طبری فرماتے ہیں کہ ''لہوالحدیث'' سے مراد غنا، رقص اور ہر وہ کھیل جس کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہو۔

تفسیر جوناگڈھی میں ہے کہ ''لھوالحدیث'' سے مراد گانا بجانا، اس کا ساز وسامان اور آلات، ساز و موسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو خیر اور معروف سے غافل کردے، اس میں رقص کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول اور جنسی سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچارک اخبارات سبھی آتے ہیں، اور جدید ترین ایجادات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں وغیرہ بھی۔مزید لکھتے ہیں

''عہد رسالت میں بعض لوگوں نے گانے بجانے والی لونڈیاں بھی اسی مقصد کے لئے خریدی تھیں کہ وہ لوگوں کا دل گانے سنا کر بہلاتی رہیں تا کہ قرآن اور اسلام سے وہ دور رہیں، اس اعتبار سے گلوکارائیں بھی آجاتی ہیں جو آج کل فنکار، فلمی ستارہ اور ثقافتی سفیر اور پتہ نہیں کیسے کیسے مہذب، خوشنما اور دلفریب ناموں سے پکاری جاتی ہیں''۔

قرآن کی دوسری آیت ہے: ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ واللہ یعلم وانتم لاتعلمون۔ (النور: 19)

ترجمہ: جو مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔

اس آیت میں بھی ''فاحشہ'' سے مراد وہی ہے جو مذکورہ آیت کے لفظ ''لھوالحدیث'' سے مراد ہے۔

نرخ چڑھنے پر مال فروخت کرنا:

یہ بھی معیشت کے لئے غلط راہ ہے کہ تاجر اس وقت کا انتظار کرے جب بازار میں اشیاء کی قیمت بڑھنے لگے پھر اپنے گھروں سے سامان بازار میں لائے۔ایسے لوگوں کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ وہ محض گنہگار ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے :لَا یَحْتَکِرُ إِلَّا خَاطِئٌ(صحیح مسلم: 1605)

ترجمہ: اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہے۔

بازار میں مال درآمد کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا رزق اور اس کی برکت سے محروم رہتا ہے۔ بڑے سے بڑا تاجر ہو یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی روزی اس کے ہاتھ میں ہے اللہ چاہے تو مشتری خود بخود دوکاندار تک پہنچ جائے، نہیں چاہے تو کسی تاجر کا یہ بس نہیں کہ مشتری کو اپنی تجارت گاہ تک کھینچ لائے اور جب یہ متعین ہو گیا کہ روزی دینے والا اللہ ہی ہے اس کے سوا کسی کے بس میں نہیں کہ

روزی دے سکے تو پھر تجارت میں امانتداری کا معاملہ کرنا چاہئے،اس امانت داری سے اللہ کی رضامندی بھی ملے گی اور خریدار میں امانتداری کا شہرہ ہوگا جس سے خریدار پر اچھا اثر پڑے گااور زیادہ مقدار میں تجارت کامال فروخت ہوگا،ایسی صورت میں نرخ چڑھنے کا انتظار کرتے ہوئے مال روکے رہنااور ضرورت مند لوگوں کو فاقوں پر مجبور کرنا خصوصاً معاشرہ کے غریب ومحتاج اور نادار قسم کے لوگوں پر بھوک مری سی حالت و کیفیت طاری کردینا کہاں کی دانشمندی ہےاور کون دانشمند اس حماقت کی تصویب کرے گا؟اس لئے بہتر صورت وہی ہے جس کو اسلام نے پیش کیا ہے۔

کسب محارم کے مہلک اثرات:

جیسے ہی معاشی بھاگ دوڑ کی راہ ٹیڑھی ہوتی ہے معاشیات میں پیچ پڑنے لگتے ہیں اخلاقی گراوٹ پیدا ہوجاتی ہے، سماجی خرابیاں رونما ہوجاتی ہیں،اسلام کی معاشی حکمت ومصلحت کاخون ہونے لگتاہے، سارا کا سارا معاشرہ ضلالت کے عمیق غار پر پہنچ جاتاہے اس کے مزید نقصانات اور مہلک اثرات پر غور کیجئے۔

(1) کسب معاش کیلئے باطل طریقے اختیار کرنے والوں کی دین ودنیا دونوں برباد ہوجاتی ہیں اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتاہے۔

(2) معاشرے میں چوروں اور رہزنوں کی زیادتی ہوجاتی ہےاور چوروں کا حوصلہ بڑھتاہے۔

(3) جس نے کبھی چوری نہ کی ہو اس کے اندر بھی چوری کرنے کا داعیہ پیدا ہونے لگتاہے۔

(4) کچھ ایسے بھی پیشے ہیں جن سے متعدد امراض پیدا ہوتے ہیں جو آدمی کے لئے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہیں۔

(5) باطل طریقے سے مال حاصل کرنا دراصل مال ضائع کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اس کے بدلے آدمی اپنی عاقبت خراب کرتاہے۔

(6) بازاری حالت میں ابتری پھیل جاتی ہے اور اسکا سارا نظام درھم برھم ہو جاتا ہے۔

(7) زناکاری ویسے بھی بدترین خصلت ہے مزید اس سے انسانی نسل تباہ ہو جاتی ہے اور اسکے اثرات خاندان پر بھی برے ثابت ہوتے ہیں۔

(8) بیع وشراء میں طرفین کے مابین باہمی رنجش وعداوت اوردائمی نفرت پیداہوجاتی ہے ۔

(9) معاشرے میں غلط قسم کے عناصر رواج پایاجاتے ہیں اور انہیں پھلنے پھولنے کا بہترین موقع مل جاتاہے۔

(10) حلت و حرمت کا معیار ختم ہو جاتا ہے اور بغیر کسی تفریق کے لوگ حصول رزق میں سر گرداں رہتے ہیں۔

(11) جنسی شہوت ابھرتی ہے اور صالح افراد اس سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں جو ان کی ایمانی پہچان بھی مٹادیتی ہے۔

(12) اسلامی تعلیمات کے فروغ واشاعت میں ایک بڑی رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے۔

حرام طریقے سے کمائے ہوئے مال کا حکم:

لوگوں کی اکثریت حرام کمائی میں ملوث ہے جس کے بھیانک اثرات سماج وسوسائٹی پہ نمایاں ہیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی کے پاس حرام طریقے سے کمائی ہوئی دولت ہو اور اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

اگر مسلمان کو اپنے کئے پہ شرمندگی محسوس ہو جائے تو رب اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے سوائے حقوق العباد کے۔ اگر ہم نے غبن، چوری، دھوکہ، رشوت یا کسی دوسرے طریقے سے مال لوٹا ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے بعد جو پیسہ حرام کمائی کا بچ

جائے اسے محتاجوں میں صدقہ کردے۔اگر حرام کمائی سے سامان خریدا یا مکان بنایا ہو تو اسے بھی بیچ کر صدقہ کردینا چاہیئے الا یہ کہ وہ خود اس سامان کے لئے مضطر ہو۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں حرام طریقے سے مال کمانے سے بچائے اور رزق حلال کی توفیق بخشے۔آمین

****

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں-

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

29 October 2020